سوال

(250) بیوی کو چھوڑ کر دوسرے ملک چلے جانا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید اپنی زوجہ ہندہ کو عرصہ چار سال سے چھوڑ کر ملک دکن کی طرف چلا گیا اور اسی اطراف میں ہے اور اس درمیان میں خبر گیری نان ونفقہ کی نہ لی، اس درمیان میں ہندہ سے زنا بھی سرزد ہوا، یہاں تک کہ ایک لڑکا زنا سے پیدا ہوا۔ اب ہندہ نے بسبب نہ پوری ہونے حاجت اور نہ ملنے نان ونفقہ کے عمرو سے نکاح کیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نکاح اول فسخ نہیں ہوا اور نہ عدت بیتی، اس وجہ سے نکاح ثانی جائز نہیں۔ آیا شرعاً نکاح ثانی جائز ہوا یا نہیں؟ درصورت عدم جواز کے ہندہ کو کیا کرنا چاہیے؟ آیا فسخ کرالے اور فسخ کون شخص کرے اور فسخ کرنے والا کن الفاظوں سے کہے اور بعد فسخ کے عدت بیٹھے یا نہیں؟ جملہ مضمون کو خیال فرما کر جواب مع مواہیر مرحمت ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ کا نکاح ثانی جائز نہیں ہوا، کیونکہ ہندہ بوقت نکاح ثانی شوہر دار عورت تھی۔ اور شوہر دار عورت کا نکاح حرام ہے"

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ ... [٢٤](#) سورة النساء

"یعنی شوہر دار عورتیں تم پر حرام کی گئیں"

اور جب نکاح ثانی جائز نہیں ہوا تو ہندہ شوہر اول کے نکاح میں علی حالہا باقی رہی۔ اب اسی کو اختیار ہے کہ معلق رہے یا بذریعہ حاکم وقت وسرداران شہر کے جو دونوں کے خیر خواہ ہوں، شوہر سے اپنا حق طلب کرے۔ اگر اس تشدد پر اس کی حق رسی ہوئی تو بہتر، ورنہ شوہر سے طلاق طلب کرے۔ اگر شوہر طلاق نہ دے تو سرداروں کو مناسب ہے کہ ان دونوں میں تفریق کر دیں اور صورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت سے کہہ دیں کہ تیرا گزران اس کے ساتھ نہیں ہوسکتا، اس لیے ہم لوگ تیرا نکاح فسخ کر دیتے ہیں۔ پس جب سرداروں نے نکاح فسخ کر دیا تو عورت پر لازم ہے کہ تین حیض اگر حیض آتا ہو، ورنہ تین ماہ عدت گزارے۔

"عن منصور عن ابراہیم عن الأسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت "أمرت بریرۃ أن تعتد بثلاث حیض"[1]

(اخرج ابن ماجہ)

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ بلاشبہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ تین حیض عدت گزارے"

قال الحافظ في فتح الباري : حديث ابن ماجه على شرط الشيخين بل هو في اعلى درجات الصحة انتهى[2]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے ، بلکہ وہ صحت کے اعلا درجات پر فائز ہے ۔

بعد اس کے اگر عورت چاہے تو کسی سے نکاح کرالے ۔

وَإِن خِفتُم شِقاقَ بَينِهِما فَابعَثوا حَكَمًا مِن أَهلِهِ وَحَكَمًا مِن أَهلِها إِن يُريدا إِصلـٰحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَينَهُما ﴿٣٥﴾... سورة النساء

"اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کردے گا۔"

"الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول , تقول المراة : اطعمنی او طلقنی[3]

(رواہ دار قطنی واسنادہ حسن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً)

اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والا ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے ۔ تم میں سے کوئی (خرچ کی) ابتدا اس سے کرے ۔ جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار ہے ۔ اس کی بیوی کہتی ہے : مجھے کھانے پینے کو دو، نہیں تو مجھے طلاق دے دو۔"

عَنْ عُمَرَ- رضی اللہ عنہ - : "أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فِي رِجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ : أَنْ يَأْخُذُوهُمْ بِأَنْ يُنْفِقُوا أَوْ يُطَلِّقُوا، فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوا" أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ [4]

(اخرجہ الشافعی ثم البیھقی باسناد حسن ، بلوغ المرام ، مطبوعہ فاروقی دہلی ، ص :76)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے لشکروں کے امرا کو ان لوگوں کے بارے میں خط لکھا جو اپنی بیویوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہوئے ہیں کہ ان کو پکڑ کر کہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو نفقہ بھیجیں یا ان کو طلاق دے دیں ۔ اگر وہ ان کو طلاق دیں تو جتنی دیر انھوں نے ان کو روکا ہے ۔ اس مدت کا بھی نفقہ دیں ۔

وَالّـٰـٔى يَئِسنَ مِنَ المَحيضِ مِن نِسائِكُم إِنِ ارتَبتُم فَعِدَّتُهُنَّ ثَلـٰثَةُ أَشهُرٍ وَالّـٰـٔى لَم يَحِضنَ... ﴿٤﴾... سورة الطلاق

(سورہ طلاق رکوع 1) واللہ اعلم بالصواب ۔

"اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں ، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنھیں حیض نہیں آیا"

---

[1]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2077)

[2]۔ فتح الباری (9/405)

[3]۔ سنن دار قطنی (3/295)

[4]۔ مسند الشافعی (1274) سنن البیھقی (7/469)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:444

محدث فتویٰ